سوانح حیات قطب الارشاد والتکوین

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ

چراغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دار الحدیث دار العلوم دیوبند

مُرَتَّبہ

امام الزاھدین والعارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاھد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

سایۂ عاطفت میں رہنے پر مجبور رہوں۔ اس کی دلیل حضرتؒ نے یہ فرمائی کہ پنجاب خفیہ پولیس کے کمشنر مسٹر جنکنز (MR JENKINS) نے برطانیہ کی خفیہ پولیس کے ایک اعلیٰ افسر کو ۱۷ اگست ۱۹۴۷ء کی تحریر میں پنجاب کلب لاہور سے ایک خفیہ خط لکھا جو لندن کے اخبارات میں شائع ہوا اس میں کننز نے لکھا تھا کہ "امید یہی ہے کہ حد بندی کمیشن کے فیصلے سے مسلمانوں میں بے چینی بڑھ جائے گی اور اگر ایسا ہوا تو مسلمان برطانوی حفاظت کے زمرہ میں رہنا پسند کریں گے" —— آپ نے مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"جس طرح یہ ضروری نہیں ہے کہ جو معاملہ پاکستان کے لیے مفید ہو وہ انڈیا کیلئے بھی ہو بلکہ بسا اوقات پاکستان اور ہند کے مفاد میں تضاد پیدا ہو سکتا ہے اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ جو معاملہ پاکستانی مسلمانوں کے لیے مفید ہو وہ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے بھی مفید ہو بلکہ ممکن ہے کہ کوئی معاملہ پاکستانی مسلمانوں کے لیے مفید ہو مگر ہندوستانی مسلمانوں کے لیے تباہ کن ہو، جب مفادات میں ایسا تضاد ہو جائے تو سوال یہ ہے کہ ہمیں ہندوستانی مسلمانوں کے مفاد کا لحاظ رکھنا ہو گا یا پاکستانی مسلمانوں کے مفاد کا؟ ظاہر ہے کہ ہم پر پاکستانی مسلمانوں کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی بلکہ وہ خود اپنے ذمہ دار ہیں۔ ہم پر ہندوستان کے تقریباً چار کروڑ مسلمانوں کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہر صورت میں وہ شکل اختیار کرنی چاہیے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے مفید ہو۔" (شیخ الاسلام ص ۶۸۳)

اجلاس جمعیۃ علماء لکھنؤ کی صدارت (۱۹۴۹ء) آزادی ملے کچھ کم دو سال ہو چکے تھے مسلمانوں کے گوناگوں مسائل اور مشکلات روز بروز فزوں تر تھے، تعصب اور عناد کا معاملہ دوسرے صوبوں کے مقابلے میں یو۔پی میں زیادہ نمایاں تھا۔ اس بار جمعیۃ علماء کا سولہواں اجلاس اسی صوبہ کی راجدھانی یو۔پی میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ اس میں حضرتؒ نے جو خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا وہ ہندوستانیوں اور خاص طور پر مسلمانوں کے لیے ایک قیمتی دستاویز ہے جس میں کچھ روشنی گذشتہ سیاست پر بھی ہے اور مستقبل کا لائحہ عمل بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس جگہ صرف اس خطبہ کی تلخیص ہی نقل کی جاتی ہے جس سے اصل کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-

——"یہ برطانیہ کی سیاست بازی کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان کی دو بڑی قومیں آپس میں برسرِپیکار ہوئیں، برطانیہ نے دو قومی نظریہ کی ایجاد اسی مقصد کے لیے کی تھی کہ ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں اور اسی نظریہ کے ذریعہ سے نواکھالی، بہار، گڑھ مکتیشر، بمبئی، احمد آباد، الہ آباد اور پنجاب وغیرہ کی سرزمین کو ظلم و ستم کے خون سے سینچ کر تقسیم کی بنیادوں کو مضبوط کیا گیا جس کے نتیجے میں نوبت یہاں تک پہنچی کہ کانگریس جیسی قومی جماعت نے بھی تقسیم کو منظور کیا۔ جمعیۃ علماءِ ہند ایک اکیلی جماعت ہے جس نے آخر تک تقسیم کی پوری طاقت کے ساتھ مخالفت کی، دو سال کی قلیل مدت میں ملک کے ہر فرد اور ہر طبقہ نے دیکھ لیا کہ تقسیم کے نتیجے میں لاکھوں ہندو مسلمان تباہ و برباد ہوئے اور موت کے گھاٹ اتر گئے، کروڑوں انسان بے در، بے گھر اور خانماں برباد ہو گئے۔ ہزارہا بہنوں، بیٹیوں اور بہوؤں کی عصمت و عفت کا دامن تار تار کر دیا گیا۔ یہ واقعات دل و دماغ میں زخم بن کر چبھ رہے ہیں مگر اس کے ساتھ ہمیں اتنا اطمینان ضرور ہے کہ ہمارے ہاتھ تقسیمِ ہندوستان کے خون سے پاک ہیں"——

اسی خطبہ کے آخر میں آپؒ نے ارشاد فرمایا :-

——"آج ہر شخص سوال کرتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل کیا ہوگا؟ یہ سوال وہی قوم کر سکتی ہے جس کے پاس اپنی تاریخ اور اپنا لائحہ عمل موجود نہ ہو، اسلام نے ہماری زندگی اور مستقبل کے لائحہ عمل کو ہمارے اپنے کردار، جدوجہد اور عمل پر موقوف رکھا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (سورۃ الرعد آیت ۱۱) یعنی عزت، ذلت، بلندی، پستی، کامیابی، ناکامی، اقبال مندی و نامرادی کی جو بھی حالت کسی قوم کی ہوتی ہے خدا اس میں تبدیلی نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنے عمل اور کردار میں تبدیلی نہ پیدا کرے۔

اجتماعی اور قومی زندگی میں جو مشکلات اور ناکامیاں پیش آتی ہیں ان کو لوگ خدا، قسمت یا قدرت پر محمول کر دیتے ہیں، مگر قرآنِ حکیم اس کا ذمہ دار خود ہمارے ہی کردار اور افعال کو قرار دیتا ہے، حق تعالٰی فرماتے ہیں وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ (سورۃ الشوریٰ ۳۰) جو مصیبت تم کو پیش آئی وہ تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل ان کے اپنے کردار، قوتِ عمل، اخلاقِ فاضلہ، صبر و انتظار اور حسنِ تعامل پر